REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۶/۱۱ ۲۵ ہجرة ۱۳۳۶ ہش ۲۵ مئی ۱۹۵۷ء نمبر ۱۲۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام اجتماعی وقار عمل

ربوہ ۲۴ مئی۔ آج صبح مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے قریب اجتماعی وقار عمل منایا گیا جس میں تمام حلقوں کے خدام کے علاوہ مجلس مرکزیہ کے اراکین اور بعض انصار حضرات نے بھی شرکت فرمائی۔ وقار عمل کا پروگرام جو صبح سوا پانچ بجے شروع ہوا تھا ۸ بجے تک جاری رہا۔ اور اس عرصہ میں خدام اور انصار نے زمین کے ایک وسیع ٹکڑے کو مٹی ڈال کر ہموار کیا۔ مقامی مجلس کی طرف سے اس موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ آپ خدام کو کچھ نصائح فرمائیں۔ چنانچہ وقار عمل کے اختتام پر آپ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی معیت میں وقار عمل کے مقام پر تشریف لائے۔ آپ کے تشریف لانے پر محترم قائد صاحب نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ بعدہ حضرت میاں صاحب موصوف نے خدام کو بعض نہایت زریں ہدایات سے نوازتے ہوئے خدمت خلق اور وقار عمل کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا خدام کو یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خدمت خلق اور وقار عمل کے جذبوں سے ہر وقت سرشار رکھے۔ اور اس طرح وہ ہمیشہ ہی مخلوق خدا کے سچے اور حقیقی خادم ثابت ہوتے رہیں۔ آخر میں حضرت میاں صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام خدام اور انصار شریک ہوئے اور اس طرح اجتماعی وقار عمل کا یہ پروگرام نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

”اردن کے علاقے سے تمام شامی فوجیں واپس بلا لی جائیں“

شام کی حکومت سے حکومتِ اردن کا مطالبہ

عمان ۲۴ مئی۔ اردن نے شام سے پھر کہا ہے کہ وہ اردن کے علاقہ سے اپنی فوج ہٹا لے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے مستند ذرائع کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ اس امر کا فیصلہ اردن کی کابینہ نے اپنے ایک خاص اجلاس میں کیا ہے۔ اور شام کو اس فیصلے کی باقاعدہ اطلاع دے دی گئی ہے۔ اردن سے شامی فوجوں کی واپسی کے فیصلے کے علاوہ اردن کی کابینہ نے عمان، نابلوس، تل کرم اور ذرقہ کی میونسپل کونسلیں توڑ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اطلاعات اردن کے وزیر داخلہ نے بتایا ہے کہ اگلے ہفتہ کے روز سے جو اردن کا یوم آزادی ہے۔ عمان میں شبانہ کرفیو ہٹا دیا جائے گا۔

فرانسیسی امداد بند ہونے کے بعد تونس امریکہ سے امداد حاصل کریگا

تونس کے وزیر اعظم حبیب بورقیبہ کی نشری تقریر

تونس ۲۴ مئی۔ تونس کے وزیر اعظم جناب حبیب بورقیبہ نے کہا ہے کہ فرانس نے تونس کو امداد نہ دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے عوض اب میری حکومت امریکہ اور دوسرے دوست ملکوں سے امداد حاصل کرنے کی کوشش کریگی۔ کل انہوں نے ریڈیو سے قوم کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے کہا۔ فرانسیسی امداد بند ہونے سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس سے دوست ملکوں کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ فرانس نے تونس پر الجزائری حریت پسندوں کی حمایت کا جو الزام لگایا ہے اس کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ میری حکومت چاہتی ہے کہ الجزائر میں خونریزی بند ہو جائے۔ یاد رہے فرانس نے گزشتہ بدھ کے روز تونس کے لئے فرانسیسی امداد بند کرنے کا اعلان کیا تھا۔

برطانیہ اور مصر کی مالی بات چیت

روم ۲۴ مئی۔ مالی امور کے متعلق برطانیہ اور مصر کی جو بات چیت جمعرات سے شروع ہونے والی تھی وہ جمعہ تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ دونوں ملکوں کے نمائندے روم پہنچ گئے ہیں۔

ستره گھنٹوں میں گیارہ انچ بارش

۱۳ افراد ہلاک ہو گئے

ہانگ کانگ ۲۴ مئی۔ مورخہ ۲۲ مئی کو یہاں سترہ گھنٹوں میں گیارہ انچ بارش ہوئی۔ جس سے تیرہ افراد ہلاک ہو گئے۔ بس مزید لاپتہ ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق گزشتہ ساٹھ گھنٹوں میں بیس انچ بارش ہو چکی ہے۔ اس عرصہ کے دوران کل بیس افراد ہلاک اور ۴۳ زخمی ہوئے۔

”مولے کی شکست مصر کی کامیابی ہے“

دمشق ۲۴ مئی۔ وزیر اعظم شام مسٹر صابری العسلی نے کہا ہے کہ فرانس میں مولے وزارت کی شکست مصر اور عرب قوم پرستی کی کامیابی ہے۔ آپ نے کہا موسیو مولے ان لیڈروں میں سے ایک تھے۔ جنہوں نے گزشتہ نومبر میں مصر پر حملہ کرنے کا منصوبہ تیار کیا تھا۔ شامی اخبارات نے مولے وزارت کے استعفےٰ کی خبر شہ سرخیوں کے ساتھ صفحہ اول پر شائع کی ہے۔ اور اسے ”قصاب کی حکومت“ کے خاتمہ سے تعبیر کیا ہے۔

تنازعہ کشمیر جنرل اسمبلی میں پیش کرنے کی تجویز

نیویارک ۲۴ مئی۔ کشمیر کے لئے اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہند و پاکستان کے سابق صدر مسٹر جوزف کاربل نے رائے ظاہر کی ہے کہ موجودہ وقت کشمیر کا تنازعہ جنرل اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے بہت موزوں ہے۔ کشمیر کے متعلق ایک کتاب کے دیباچہ میں مسٹر کاربل نے کہا ہے کہ تمام آزاد دنیا نے کشمیر کے متعلق بھارت کے رویہ پر نکتہ چینی اور ریاست میں آزادانہ غیر جانبدار رائے شماری کے لئے پاکستان کے مطالبہ کی حمایت کی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کشمیر کے جھگڑے میں اپنے وعدوں اور ذمہ داریوں سے پہلو نہیں بچا سکتی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر۔ ایم اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۵۷ء

۲۷ مئی

۲۷ مئی کو ہم یوم خلافت منا رہے ہیں اگرچہ مبایعین کے لئے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے ہر روز یوم خلافت ہے لیکن اکثر کسی چیز کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے اور اس کے تصور کو دلوں میں محکم تر کرنے کے لئے خاص دن منائے جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک طرح سے وقتی عبادت ہے لیکن ایسا دن منانا اسی وقت عبادت میں شمار ہوگا جب ہم پورے تقویٰ اور پورے لوازم کے ساتھ اسے منائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یوم خلافت ہمارے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ۲۷ مئی کو خلافت المسیح کی بنیاد رکھی گئی۔ اس دن جماعت کے تمام اکابر و اصاغر نے خلافت کی ضرورت کو محسوس کیا اور خلافت کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

احمدیت کی تاریخ میں یہ نہایت اہم انقلاب تھا۔ یعنی "قدرت اولیٰ" کے دور کے اختتام کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں واضح فرمایا ہے "قدرت ثانیہ" کے ظہور کی بنیاد رکھ دی یہ ہم پر اس کا بہت بڑا احسان ہے جس کے لئے اس کا شکر واجب ہے۔

یہ بات سمجھنا کسی کے لئے مشکل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کام غیر محدود ہے اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور تبلیغی سکیم اتنی وسیع ہے کہ اس کی ایک حد اگر ایک طرف ازلیت سے ملی ہوئی ہے تو دوسری حد ابدیت تک پہنچتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے ارواح انسانی سے ازل میں سوال کیا تھا کہ

الست بربکم

اور انہوں نے جواب دیا تھا کہ "بلیٰ" در اصل اسی روز سے اللہ تعالیٰ کی اس عظیم الشان سکیم کی بنیاد رکھ دی گئی تھی۔ اب یہ کام اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک ہر انسانی روح اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اعمال کے حساب کے لئے قیامت کے روز پیش نہیں ہوتی۔ جس کے معنے دوسرے لفظوں میں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پسند کردہ دین کی اشاعت و تبلیغ کا کام قیامت تک جاری رہتا ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ خود اس کا نگران رہیگا۔ اس کا وعدہ ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

یعنی ہم نے ہی یہ نصیحت نازل کی ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں اسی امر پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے دین کی اشاعت و تبلیغ پر نگران ہے اور قیامت تک وہی اس کا نگران رہے گا۔

اس کام کی غیر محدودیت کے مقابلہ میں انسانی مادی زندگی نہایت محدود ہوتی ہے کوئی ایک انسان صرف نہایت قلیل عرصہ کے لئے اس موجزن سمندر میں کشتی نوح کو کھیہ سکتا ہے۔ چنانچہ جن ہستیوں کو اللہ تعالیٰ اس کام کے لئے مامور کرتا ہے وہ اپنی مادی زندگی تک ہی یہ کام سرانجام دے سکتی ہیں۔ خواہ وہ کتنی بڑی ہستی کیوں نہ ہو۔ اس لئے لازم تھا کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد سلسلہ خلافت قائم کیا جاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے لئے بھی صاف صاف لفظوں میں فرماتا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ پختہ وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں اور اعمال صالح بجا لائیں وہ ضرور ضرور انہیں اس دنیا میں خلافت عطا کرے گا اسی طرح اس نے پہلوں کو خلافت عطا کی اور وہ ضرور ضرور ان کے لئے ان کے دین کو جس کو وہ پسند کرتا ہے قائم کرے گا اور خوف کے بعد وہ امن میں تبدیل کر دیگا جو میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں گے۔ اور جو اس کے بعد انکار کریں گے وہ فاسق ہوں گے۔

خلافت کا یہ عظیم الشان وعدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ سے فرمایا ہے ان چند الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے مبادیات اس کے ثمرات اور اس سے پھر جانے کے عواقب کی پوری پوری تفصیل بیان کر دی ہے ایمان و اعمال صالح اس کے مبادیات ہیں۔ تمکن فی الارض اور خوف سے نجات اس کے ثمرات ہیں اور اس نعمت کے قیام کے لئے عبادت اور شرک سے اجتناب کے شرائط بھی نگاہ رکھنے ضروری ہیں اور پھر اس عظیم الشان نعمت کا کفران کس طرح انسان کو فاسق بنا دیتا ہے یہ سب باتیں ان چند الفاظ میں بیان کر دی گئی ہیں۔ گویا کوزے میں دریا بند کر دیا گیا ہے۔

سلسلہ احمدیہ میں نظام خلافت کی اہمیت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "الوصیت" میں نہایت وضاحت سے بیان کر دی ہے۔ اور اس کی "قدرت ثانیہ" کے نہایت فصیح و بلیغ الفاظ سے توجیہہ کر دی ہے

ان تمام باتوں پر غور کرنے سے ہر دوست پر واضح ہو جاتا ہے کہ نظام خلافت جماعت احمدیہ کے لئے جو احیائے دین اور اشاعت اسلام کی واحد غرض کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی کی گئی کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ سو ہم اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر بجا لائیں کم ہے کہ اس نے یہ نعمت ہم کو عطا کر کے ہم پر عظیم احسان کیا ہے۔

۲۷ مئی کا دن اس شکر کے خاص اظہار کے لئے مقرر کیا گیا ہے اسلئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ اس روز اللہ تعالیٰ کے حضور خاص طور پر دعائیں کرے۔ کہ وہ ہمیں اس نعمت کی برکات کے قابل بنائے۔ اور ہمیں وہ تمام باتیں پوری کرنے کی توفیق عطا کرے جو اس نعمت کے حصول و قیام کے لئے ضروری ہیں اور ہمیں اپنی عبادت میں مدد دے۔ اور شرک اور کفران نعمت کی لعنت سے بچائے تاکہ ہم فاسقون میں شمار نہ ہوں۔ آمین

شرانگیز تحریف

الفضل نے اپنے ایک اداریہ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۷ء میں لکھا تھا کہ

"مسٹر سہروردی نے مخلوط انتخاب کے حق میں یہ دلیل دے کر تخریبی عناصر کے سینہ میں خنجر گھونپ دیا ہے"

مگر "نوائے پاکستان" نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۷ء میں پہلے صفحہ پر حاشیہ چھوڑ کر محض شر انگیزی کے لئے اس عبارت میں تحریف کر کے لکھا ہے کہ الفضل نے گویا یہ لکھا ہے کہ

مسٹر سہروردی نے مخلوط طریق انتخاب منظور کرا کے مسئلہ ختم نبوت کے حامیوں کے سینہ میں خنجر گھونپ دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات کی اہمیت
اور
ان کی حفاظت کے طریق

از مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب لائلپور

خاکسار نے الفضل مورخہ ۲۹ جون ۱۹۵۶ء کے ذریعہ دوستوں کو تبرکات کی حفاظت کے بعض طریق بتائے تھے۔ جن سے احباب نے فائدہ اٹھایا تھا۔ مگر انسان چونکہ بھول جاتا ہے۔ اور یاد دہانی کا طبعاً محتاج ہے۔ اس لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ارشاد کے ماتحت بعض ضروری باتیں پھر عرض کر دیتا ہوں۔

کسی قوم کی ترقی اور عروج بلکہ اس کی زندگی کے قیام میں قومی روایات اور بزرگوں کے تبرکات کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اس لئے قوم اور جماعت کے اندر اتحاد اور یکجہتی قائم رہتی ہے۔ اور قوم اپنے اسلاف کے کارناموں اور ان کی یادگاروں پر فخر کر سکتی ہے۔ جس سے ان میں زندگی اور ترقی کی روح قائم رہتی ہے۔ جو قومیں اس مقدس امانت کی قدر نہیں کرتیں۔ ان پر جلد جمود کی حالت طاری ہو کر وہ آہستہ آہستہ مردہ ہو جاتی ہیں۔ یا دوسروں کی غلام اور نقال بن کر رہ جاتی ہیں۔ انگریز باوجود ماڈرن ہونے کے قومی روایات کی حفاظت کے معاملہ میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں یعنی قدامت پسند ہیں۔ برٹش میوزیم اور گلڈ ہال وغیرہ میں کثرت سے ہزاروں سال کی پرانی تاریخی روایات اور یادگاروں کو اب تک محفوظ رکھا ہوا ہے۔ جاپان میں یہاں تک رواج ہے۔ کہ وہ ڈاک کے ٹکٹ بھی اپنے پرانے جرنیلوں۔ شاعروں۔ ادیبوں بلکہ پہلوانوں تک کے نام پر جاری کرتے رہتے ہیں۔

پس جماعت احمدیہ کا بھی جو ایک زندہ جماعت اور قیامت تک زندہ رہنے والی جماعت ہے فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات کا احترام اور قدر کرے۔ اور ان کی ہر طرح حفاظت کرے۔ تا آئندہ آنے والی نسلیں بلکہ سلسلہ میں آئندہ داخل ہونے والے سلاطین بھی ان کو دیکھ کر ایمان تازہ کر سکیں۔ اس مضمون میں بجائے عام ہدایات کے مختلف تبرکات کی نوعیت کے لحاظ سے حفاظت کے طریق بتائے جائیں گے انشاء اللہ

پارچات

پارچات (اونی و سوتی) کو لوہے کے بکس میں رکھا جائے۔ جس میں D.D.T. کپڑے کی پوٹلی بنا کر چاروں کونوں میں رکھ دی جائے۔ برسات میں ہوا لگوا دی جائے۔ مگر دھوپ تیز نہ ہو۔ ورنہ ان کا رنگ اڑ جائے گا۔ اگر D.D.T. نہ مل سکے۔ تو فینائل کی گولیاں یا تمباکو کے پتے بھی کافی ہیں۔ گرد و غبار سے بچایا جائے۔ اگر چکنائی کے داغ ہوں۔ تو ان کو ایتھر کلوروفارم یا کاربن ٹیٹرا کلور سے صاف کر لیا جائے۔ معمولی داغ گرم پانی اور میٹھے صابن سے بھی اتر جاتے ہیں۔ تیز روشنی اور گرمی بھی کپڑوں کے لئے مضر ہوتی ہے حشرات، دیمک، ٹڈی اور چوہے کے حملوں سے بچایا جائے۔ اس کی تفصیل مسوّدات کی حفاظت میں ملاحظہ ہو۔

مسوّدات

ان میں حضور کے خطوط اور وہ الہامات ہیں جو حضور لکھ کر اشاعت کے لئے احباب کو دیا کرتے تھے۔ پھر حضور کی کتب کے اصل قلمی نسخے ہیں۔ جو حضور نے اپنے دست مبارک سے لکھے وغیرہ۔ کاغذ کی حفاظت نسبتاً مشکل ہے۔ اس کی عمر کپڑے کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے۔ عام ہدایات تو وہی ہیں جو پارچات کے متعلق ہیں مگر کاغذ ذرا زیادہ توجہ اور نگرانی چاہتا ہے۔ خصوصاً یہ کہ مسودات کو حشرات چوہا، دیمک، ٹڈی وغیرہ سے بچانا زیادہ ضروری ہے۔ تمام کتب کو بکسوں میں بند کرنا بھی مشکل ہے۔ یہ اکثر الماریوں میں رکھی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ نمی گرد و غبار، تیز روشنی ہوا اور گرمی سردی کا بھی مضر اثر ہے۔ جن سے بچانا ضروری ہو گا۔ حقیقی حفاظت تو air condition کمرے میں ہو سکتی ہے۔ مگر یہ بڑے خرچ کو چاہتا ہے۔ پھر تبرکات تو زیادہ دوستوں کے ہاں دیہات میں بھی ہیں۔ سادہ طریق یہ ہے کہ لوہے کا بکس ہو اور اس میں تمباکو کے خشک پتے ڈال کر مضبوطی سے بند کر دیا جائے۔ ٹڈیوں وغیرہ سے بچانے کے لئے آسان طریق یہ ہے۔ کہ بورک ایسڈ اور سٹارچ (نشاستہ) ہم وزن ملا کر ڈال دیا جائے۔ گیلے اور پسینہ والے ہاتھوں سے کاغذات کو اٹھایا نہ جائے۔ اور ان کو کسی وزندار شے کے اندر رکھا جائے۔ مثلاً بڑی کتاب کے اندر تا خشک ہو کر شکن نہ پڑ جائیں۔ اگر کاغذ کو کیڑا لگ جائے۔ تو ست اجوائن کا دھواں دیں۔ یا ½۲ رتی کو ایک اونس سپرٹ میں حل کر کے سپرے (Spray.) کریں۔ لائبریریوں کے لئے بہتر ہو گا کہ پلاسٹک کے بڑے تھیلوں میں D.D.T. ڈال کر مسودات اور قلمی نسخوں کو محفوظ کر لیا جائے۔

بال۔ ناخن وغیرہ

یہ بالعموم خراب نہیں ہوتے۔ مگر بے احتیاطی سے ان کو بھی کیڑا (Fungus) لگ کر گل سڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس کی حفاظت کا آسان طریق یہ ہے۔ کہ کسی بوتل کو خشک کر کے اس میں فینائل کی گولی ڈال لیں۔ اور بال یا ناخن اندر رکھ کر مضبوط کارک لگا دیں۔ بوتل کو بلا ضرورت نہ کھولیں۔ اور نمی اور گرد و غبار سے محفوظ رکھیں۔

فوٹو

کئی دوستوں کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے اصل فوٹو ہیں۔ مگر اکثر ان میں سے مرورِ زمانہ سے مدھم ہو رہے ہیں۔ اور نقوش پھیکے پڑ گئے ہیں۔ اب کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کو دوبارہ کسی اچھے فوٹوگرافر سے نقل کروا کر انلارج کروا لیا جائے۔ اور ڈیولپ وغیرہ اچھے لوشن سے کروایا جائے۔ جو پرنٹ کو جلدی مدھم نہ ہونے دے۔

اس ضمن میں یہ بھی بہتر ہو گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط اور الہامات کے قلمی نسخوں کا بھی فوٹو اتروا لیا جائے۔ گو یہ خرچ چاہتا ہے۔ مگر ہے بہت مفید۔ آجکل اہم دستاویزات اس طرح محفوظ کی جاتی ہیں۔ خدا کرے اٹم کی ریسرچ جلد مکمل ہو جائے۔ پھر خوراک۔ کپڑا کاغذ وغیرہ کی حفاظت آسان ہو جائے گی ان احتیاطوں کے باوجود ہو سکتا ہے کہ کوئی کمی رہ جائے۔ کیونکہ انسانی علم بہرحال ناقص اور محدود ہے۔ اصل حفاظت تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے دوستوں کو ان تدابیر پر عمل کر کے دعا بھی کرنی چاہیئے۔ کہ وہ حفیظ خدا اپنے پیارے مسیحؑ کے تبرکات کی عمر لمبی کر دے۔ اور ان کو ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رکھے آمین

نہایت ضروری اعلان

امتحان ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۵۷ء کو ہو گا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رسالہ خلافت حقہ اسلامیہ اور رسالہ اسلامی نظام کی مخالفت اور اسکا پس منظر کا امتحان مورخہ ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۵۷ء بروز اتوار ہو گا انشاء اللہ

تمام جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اس بات کا انتظام فرمائیں۔ کہ پوری باقاعدگی سے امتحان ہو سکے۔ نیز جلد اطلاع فرمائیں کہ امتحان کے پرچہ جات کس تعداد میں اور کس پتہ پر بھیجے جائیں

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری
پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

خلافت اور اسلام

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل

حیرت کی بات ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خلافت کو چھ سال مان کر جماعت احمدیہ کے ایک گروہ نے خلافت ثانیہ کا انکار کر دیا اور نہ صرف خلافت ثانیہ کا انکار کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے وجود سے ہی انکار کر دیا حالانکہ قرآن شریف، حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرامین سے واضح طور پر خلافت کا ثبوت ملتا ہے۔ اس مسئلہ کی اہمیت کو احباب پر واضح کرنے کے لئے ۲۷ مئی ۱۹۵۷ء کو "یوم خلافت" منایا جا رہا ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا بطور خلیفہ اول انتخاب ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں چند باتیں بطور یاد دہانی احباب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

قرآن کریم سے خلافت کا ثبوت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف طور پر فرمایا ہے کہ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (سورہ نور پ۱۸) کہ اے مسلمانو! جس طرح پہلے لوگوں کو میں نے خلیفہ بنایا تھا۔ اسی طرح میں تمہیں خلیفہ بناؤں گا۔ یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں خلافت قائم کی گئی تھی اسی طرح تمہارے اندر بھی اس حصہ میں جو موسوی سلسلہ کے مشابہ ہوگا میں خلافت قائم کروں گا۔ یعنی محمد رسول اللہ کی حکومت براہ راست چلے گی۔ پھر جب مسیح موعود آجائیگا تو جس طرح مسیح ناصری کے سلسلہ میں خلافت چلائی گئی تھی اسی طرح تمہارے اندر بھی چلاؤں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے شہادۃ القرآن کے صفحہ ۵۷ پر فرماتے ہیں:۔

"ان آیات کو اگر کوئی شخص تامل اور غور کی نظر سے دیکھے تو میں کیونکر کہوں کہ وہ اس بات کو سمجھ نہ جائے کہ خدا تعالیٰ اس امت کے لئے خلافت دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی تو شریعت موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنے رکھتا ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۵۷)

"ولایت و امارت و خلافت حقہ کبھی ختم نہیں ہوگی۔ یہ سلسلہ خلفاء ربانیین کبھی بند نہیں ہوگا۔"

(الحکم جلد ۲ صفحہ ۳۸)

حضرت خلیفہ اولؓ آیت لیستخلفنھم کے ماتحت فرماتے ہیں۔

"خلیفہ کا بنانا خدا کے اختیار میں ہے اور میں اس امر میں خود گواہ ہوں کہ خلافت خدا کے فضل سے ملتی ہے۔"

نیز فرماتے ہیں:۔

"ولیمکنن لھم یہ سچے خلیفہ کی صداقت کے نشان بتائے کہ انہیں تمکین دے گا۔ ان پر خوف بھی آئے گا مگر وہ خوف امن سے بدلا جائے گا۔ برخلاف اس کے جو منکر ہوئے وہ فاسق ہوں گے۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . (درس القرآن ۲۱۹/۲۲۰)

سورۃ النور کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"سورۃ نور میں تمیز کا بیان ہے اور یہ کہ مطاعن سے بچنا چاہیئے۔ اور ان کے اسباب سے بھی اور رسول کے ساتھیوں کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ خلافت پر بڑا زور دیا گیا ہے کوئی سورۃ ایسی نہیں جس کے پہلے یہ لکھا ہو کہ ہم نے تم پر یہ حکم واجب یا فرض کیا ہے۔ یہ تاکید اس سورۃ کے ساتھ مخصوص ہے خوب غور سے سنو اور عمل کرو۔"

(درس القرآن صفحہ ۱۴۲/۱۴۱)

حضرت خلیفہ اولؓ آیت ونحن احق بالملک منہ کے ماتحت فرماتے ہیں:

"یہ بہت سوچنے کی بات ہے کہ خدا کے انتخاب پر آدم سے ایں دم تک اعتراض ہوتا چلا آیا ہے۔ پہلے آدمؑ پر اعتراض کیا گیا پھر داؤدؑ کا ذکر کہ دشمن قلعے کی دیواریں پھاند کر چڑھ آئے۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض ہماری سرکار پر بھی اعتراض ہوا کہ قرآن علیٰ رجل من القریتین عظیم پر کیوں نہ اترا پھر ہمارے امام پر بھی کم اعتراض نہ ہوتے۔ لوگ کہتے رہے کہ الائمۃ من قریش۔ امامت بنو فاطمہ کا حق ہے مغلوں کو کیوں دی۔ ایک شخص نے مجھے کہا کہ پنجاب کے ایک کور دیہہ کا رہنے والا ہے کم از کم دہلی کا تو ہوتا۔" جواب دینا ہے "زادہ بسطۃ فی العلم والجسم یہ علم و قوت میں تم سے بڑھ کر ہے اس کو نہیں مانتے تو کم از کم یہ خیال تو کرو کہ اللہ تعالیٰ تم سے وسیع علم والا ہے اور یہ اس کا انتخاب ہے وہ مالک ہے جسے چاہے سلطنت دیدے۔"

(درس القرآن صفحہ ۱۰۲)

احادیث سے خلافت کا ثبوت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے کہ امت مسلمہ میں آنحضرتؐ کے بعد خلافت چلے گی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ ماشاء اللہ ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون ملکاً عاضاً فتکون ماشاء اللہ ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ"

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ:۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت تمہارے اندر نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا۔ اور خلافت علیٰ منہاج النبوت کو قائم کرے گا۔ وہ بھی جب تک مشیت الٰہی ہوگی قائم رہے گی اور پھر خدا اسے بھی اٹھالیگا اس کے بعد ملکاً عاضاً اور جبری حکومت قائم ہوگی۔ اور جب تک خدا چاہے گا وہ قائم رہے گی۔ پھر ایک عرصہ کے بعد خلافت منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔

اس حدیث میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور آپ کے بعد خلافت کا ذکر ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت نہ ہوتی تو پھر حدیث میں "ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ" کے الفاظ نہ ہوتے اور اس سوال کا جواب کہ مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہی تابع ہے۔ علاوہ اس حدیث کے خصائص کبریٰ للسیوطی میں ہے

"ما کانت النبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ"

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے پس مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا قائم ہونا ضروری تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی نبوت کے متعلق فرماتے ہیں۔

(۱) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۲) نیز فرماتے ہیں:۔

"سو میں خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔"

(اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

علاوہ ازیں خود مولوی محمد علی صاحب مرحوم امیر منکرین خلافت نے کسی زمانہ میں خواجہ غلام الثقلین مرحوم کو جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی قرار دیا تھا اور لکھا تھا۔

"آپ ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے ہیں۔"

(ریویو جلد ۵ صفحہ ۴۳۱)

نیز لکھتے ہیں:۔

"یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا۔"

(ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۹)

پس اگر ہم احادیث خلافت اور نبوت سے متعلق مندرجہ حوالہ جات کو ملا کر پڑھیں تو نتیجہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی خلافت کا سلسلہ قائم ہوگا۔ وھو المراد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے خلافت کا ثبوت

علاوہ ان حوالجات کے جن کا ذکر اوپر آچکا ہے خلافت کے اجراء کے ثبوت میں حضورؑ کی ذیل کی تحریرات سے خلافت کا ثبوت ملتا ہے

اوّل:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے۔

"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا وے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ

دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" (الوصیت ص۶)

یعنی اگر سیدھے رستہ پر چلتے رہوگے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت یعنی خلافت تمہارے اندر آئے گی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگی۔

مندرجہ بالا حوالہ میں قدرت ثانیہ سے مراد خلافت نہ صرف ہم مبائع احمدی مانتے ہیں بلکہ غیر مبائع اکابرین بھی یہی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر حضرت مولوی نورالدین صاحب کے خلیفہ اول منتخب ہونے پر جماعتوں کو ذیل کے الفاظ میں اطلاع دی اور حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ لکھا:

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعودؑ باجازت حضرت اُم المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو ۱۲۰۰ تھی۔ والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ..... یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے۔" الخ

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

معتمدین میں سے حسب ذکر خواجہ صاحب موصوف مولوی محمد علی صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب بھی موجود تھے۔ اور ان اصحاب نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔ گویا عملاً ان اصحاب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "قدرت ثانیہ" سے "خلافت" مراد لی۔ اور اس کے مطابق عمل کیا اور حضرت خلیفہ اولؓ کی بیعت میں شامل ہوئے

دوم:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بعد خلافت پر یقین رکھتے تھے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفاءہ الیٰ ارض دمشق"

(حمامۃ البشریٰ ص۳۷)

کہ پھر مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ ارض دمشق کی طرف سفر کرے گا۔ اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں خلافت اور اپنے بعد خلافت پر یقین رکھتے تھے اور یہی اسلام کا منشاء بھی ہے اور خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائیں کہ حضور نے ایسا تحریر فرمایا اور اس کے بعد حضور مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی ارض دمشق کی طرف سفر اختیار کر چکے ہیں۔

سوم:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا تعالیٰ کی قدرت ثانیہ کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعائیں کرتے رہو۔"

(الوصیت ص۸)

یہ حوالہ بھی صاف ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت اور خلفاء کا وجود قائم ہوگا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد پورا کیا جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں:-

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۵)

ظاہر ہے کہ اگر خدا کی طرف سے کوئی مامور آئے اور اس کے ہاتھ سے اس کے مشن کی تخم ریزی ہو جائے تو وہ تخم اور بیج کس طرح بڑھے گا اور پھلے گا اور پھولے گا۔ سو غرض العقل بھی خلافت کا وجود نہایت درجہ ضروری ہے۔ تا خلفاء مامور کے مشن کو خدا کے منشاء کے مطابق دنیا میں پھیلائیں۔ اس طرح وہ بیج بڑھے اور پھلے اور پھولے۔

پس خلافت کا مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ چند اشخاص کے مشورہ اور اختراع کا نتیجہ ہو۔ بلکہ خدا کی کتاب قرآن پاک اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے محکم حوالہ جات سے ثابت ہے اور عقل اس کی تائید کرتی ہے۔

درخواست دعا

میری ہمشیرہ فہمیدہ رشید نے فورتھ ایئر کا امتحان دیا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرا بیٹا محمود احمد رشید بعمر ۱½ ماہ گلے کی تکلیف اور خسرہ کی وجہ سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

(خاکسار شیخ جمیل احمد رشید ملتان چھاؤنی)

میاں خیرالدین صاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی ای ایس

از محترمہ اے آر نگہت صاحبہ بنت میاں خیرالدین صاحب مرحوم

(۲)

ہر ایک سے خواہ وہ امیر ہو یا غریب خندہ پیشانی سے ملتے تھے کسی نے امداد طلب کی تو اس کی مدد کرتے اور دعا بھی کرتے مشورہ لینے پر مفید مشورہ دیتے۔ اور ساتھ ہی فرماتے کہ دعا بھی کرو اور اپنے حالات کے مطابق فیصلہ کرو۔ ایک دفعہ گھر میں زیادہ مہمان آ گئے۔ گھر میں (ہجرت کے باعث) بستر کم تھے۔ سخت سردی کا موسم تھا۔ والد صاحب کو علم ہوا تو فرمانے لگے کہ میں صرف کمبل اور دری میں گذارہ کر لونگا باقی چیزیں مہمانوں کو دیدو۔ اسی طرح کھانے کا حال تھا۔ کھانا کم ہو گیا تو خود ہی بہت کم کھایا اور باقی مہمانوں کے لئے چھوڑ دیا۔

آپ صحابی موصی تھے۔ چندہ باقاعدہ وقت پر ادا کرتے دوسرے چندوں اور تحریکات سلسلہ میں بھی حسب توفیق حصہ لیتے۔ تحریک جدید میں بھی (مع اہل وعیال) شروع سال سے لے کر اب تک باقاعدہ حصہ لیا۔ پہلے دس سالہ ادائیگی کے سرٹیفکیٹس بھی حضرت اقدس کی دستخط سے آپ کو (مع اہل وعیال) کے ملے ہوئے ہیں ملازمت کے دوران تمام اخبارات سلسلہ کے منگواتے تھے۔ بیماری پر بھی گذشتہ سال آٹھ سالہ اخبار الفضل کے فائل مجلد کروائے اخبار کو شروع سے لے کر آخر تک پڑھتے اکثر فرماتے کہ ہم نے جو کچھ سیکھا وہ حضرت مسیح موعود کی کتب اور خطبات سے سیکھا ہے سلسلہ کی کتب کی لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ تفسیر کبیر تیار ہونے پر ضرور خریدتے حضرت صاحب کو خط لکھتے۔ اور جواب کا بے چینی سے انتظار کرتے تھے۔ جواب آنے پر بہت خوش ہوتے اور بار بار پڑھتے اور مجھے دکھاتے کہ دیکھو حضرت صاحب نے جواب دیا ہے۔ تمام خطوط فائل میں لگے ہوئے موجود ہیں۔

۱۹۵۰ء میں جلسہ سالانہ سیالکوٹ کی شورش کے موقعہ پر مخالفین کی خشت باری سے ابا جان کو بھی سر پہ اتنی سخت چوٹ آئی کہ زیست کی امید نہ رہی۔ لیکن مجھے فرمایا کہ حضرت صاحب کو اطلاع کردو میں اپنے بھائی بشیر الدین طاہر سے روزانہ حضور کی خدمت میں تار دلوایا کرتی تھی۔ ایک دن تاخیر ہوئی حضور نے لکھوایا کہ آپ کے بھائی کی کل تار آئی تھی۔ کہ پہلے سے بہتر ہیں۔ آج کوئی اطلاع نہیں آئی۔ آپ باقاعدہ اطلاع دیتے رہیں" میں نے ابا جان کو سنایا بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا کہ ہمارے آقا کو اپنے گنہگار بندوں کا کتنا خیال ہے۔ اس موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے آپ کو بشارت دی کہ "آپ کی عمر ۷۷ سال ہوگی"۔ چنانچہ قمری حساب سے آپ کی عمر ۷۷ سال کی ہوئی۔ گذشتہ ماہ رمضان میں بیمار ہو گئے۔ قریباً ڈیڑھ ماہ بیمار رہے۔ اس وقت بھی اللہ تعالےٰ نے رویاء میں بتایا کہ آپ اس بیماری سے شفا پائینگے چنانچہ اللہ تعالےٰ نے شفا بخشی۔

ہمارے دادا صاحب کے فوت ہونے پر سب بہن بھائیوں کی ذمہ داری والد صاحب کے سر تھی۔ ان کے ساتھ آپ کا سلوک ہمیشہ نہایت ہمدردانہ رہا۔ ملازم ہو جانے پر تینوں بہنوں اور بھائی کی شادی کردی۔ ایک بھائی کو جو ابھی چھوٹے ہی تھے اپنی جائے ملازمت پر ساتھ لے گئے۔ انہیں ڈاکٹری کی تعلیم دلائی اور شادی بھی کردی سوائے ایک بھائی کے (ڈاکٹر محمد الدین صاحب) باقی سب بہنیں اور بھائی غیر احمدی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو قبول احمدیت کی توفیق دے

وفات سے چند دن پیشتر گیارہ بجے رات کو کچھ گھبراہٹ ہوئی۔ مجھے آواز دیکر جگایا۔ میرے جانے پر فرمانے لگے کہ مجھے گھبراہٹ اور بے چینی بہت ہوگئی ہے شاید بدہضمی کی وجہ سے ہے۔ میں ابا جی کی حالت دیکھ کر گھبرا گئی اور کہا کہ ابا جی ڈاکٹر کو بلوا دوں۔ تو فرمایا نہیں کچھ ایسی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی آرام آجائے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد آرام آگیا۔ اور پھر آرام سے سوگئے۔ صبح ہونے پر مجھے کہا کہ دعا کے لئے حضرت صاحب کو لکھدو۔ میں نے کہا کہ وہ تو میں نے رات ہی لکھدیا تھا۔ تیسرے چوتھے دن پھر یہی شکایت ہوگئی۔ ڈاکٹر کو جاکر دکھلایا۔ اس نے تسلی دی دوائی باقاعدگی سے دیتی رہی۔ گھر پر بھی ڈاکٹر کو بلوا کر دکھایا۔ اس نے کہا کہ فکر کی کوئی بات نہیں دوائیاں لکھدیں جو استعمال کرتے رہے

۲۳ اپریل کو صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر اشراق کے نوافل ادا کئے۔ انگریزی اخبار دیکھی۔ مجھے کہا کہ دو پیالہ دُ

(باقی صفحہ ۷ پر)

عہدیداران انصار کی مساعی سے نئی مجالس کا قیام

دفتر ہذا کے اعلانات و تحریکات دربارہ قیام مجالس انصاراللہ و انتخاب عہدیدار انصار پر جن جن امراء صاحبان جماعت و زعماء صاحبان نے توجہ فرمائی۔ جن کے نتیجہ میں قیام مجالس و انتخاب عہدہ داران انصار اب تک ہوا ہے ان کا بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ باقی امراء و صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی براہ کرم جلد اس کام کو سرانجام دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جن جماعتوں میں نئی مجالس انصاراللہ قائم ہوئی ہیں

(۱) چک نمبر ۹۲ شمالی سرگودھا اکال گڑھ گوجرانوالہ یسعداللہ پور گجرات۔ پنڈی بھٹیاں۔ غینوداں۔ کوروٹ وال۔ ڈنگہ۔ چک نمبر ۱۲۰ جیبیکے بھڑ نانوالہ۔ ابین آباد۔ علی پور۔ بھلیر۔ ادرحمہ۔ ایبٹ آباد۔ سیدوالہ چک پیٹھانانوالہ۔ عزیزپور ڈگری۔ کھر پیڑ دا ہانڈہ۔ مالو کے تسلے۔

۲- وہ مجالس انصاراللہ جہاں پر نئے عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا

سانگلہ۔ قصور۔ گھوگھیاٹ۔ میانی۔ دارالرحمت شرقی۔ کراچی۔ میانوالہ۔ گگی نو۔ سرگودھا۔ حیدرآباد سندھ۔ چوہرکانہ شیخوپورہ۔ احمدنگر۔ ملتان شہر سیالکوٹ۔ دارالصدر شرقی۔ ناصرآباد اسٹیٹ۔ چنیوٹ۔ دارالنصر ربوہ۔ آئبہ کرم پورہ۔ بیرپور خاص ترگڑی۔ کوئٹہ۔ جڑانوالہ۔ لالیاں۔ نوشہرہ۔ دارالیمن۔ دارالرحمت۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصاراللہ۔ ربوہ

چیمہ صاحب کے جواب میں خادم صاحب کے مضامین

چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ کے مضامین کے جواب میں مکرم و محترم جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم ایڈووکیٹ گجرات کے دو مضمون ایک علیحدہ کتاب کی شکل میں جو ۲۰×۳۰/۱۶ سائز پر پونے دو صد صفحات پر مشتمل ہے شائع کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب غیر مبایعین اور دیگر اصحاب میں جنہوں نے چیمہ صاحب کا مضمون پڑھا ہے مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کی گئی ہے۔ اس لئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کو جس قدر جلدوں کی ضرورت ہو مندرجہ ذیل پتہ سے مفت طلب فرمائیں۔ صرف محصول ڈاک کے لئے دو آنہ فی کتاب کے حساب سے ٹکٹ ڈاک اور زیادہ تعداد منگانی ہو تو بذریعہ منی آرڈر محصول ڈاک بھیج کر مطلوبہ تعداد میں کتابیں منگا لیں۔

نوٹ:۔ کتاب انشاء اللہ العزیز ہفتہ عشرہ تک مکمل ہو کر ارسال ہو سکے گی ۵۹/۵/۲۱

خاکسار کلرک ضلعوار نظام معرفت امیر جماعت احمدیہ گجرات

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی بیوی بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے آمین۔ محمد دین

(۲) میرا اکلوتا بیٹا مسمی عبدالباسط طاہر نو دس دن سے بعارضہ بخار و اسہال بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ سید غلام احمد نثار از گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

(۳) میری محترمہ والدہ صاحبہ بعض پریشانیوں اور دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت عطا کرے آمین۔ خدیجہ بنت ملک محمد اشرف خان مرحوم

(۴) میرے ایک غیر احمدی دوست چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لئے دوست دعا کریں۔ خلیل الرحمن سگنیلر احمدی مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان

(۵) میرے ایک دوست پانچ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ جمعدار فضل الدین اوورسیر (ربوہ) حال کرشن نگر لاہور

(۶) ہمارے والد محترم حضرت مرزا برکت علی صاحب آف محلہ دارالسلام قادیان حال پشاور جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں بیمار ہیں۔ حضرت اقدس۔ درویشان قادیان و صحابہ کرام سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ مرزا عبدالمنان احمد و مرزا فضل الرحمن و مرزا عبدالوہاب۔

(۷) میری بچی ایک عرصہ سے بیمار ہے اور کراچی میں زیر علاج ہے اسکی صحت کاملہ کیلئے اور رہبری مشکلات کے ازالہ کے لئے احباب جماعت احمدیہ اور درویشان سے دعا کی درخواست ہے۔

سید سعید سلیم دارالتجلید اردو بازار۔ ربوہ

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت نوٹ فرمائیں۔ ناظر اعلیٰ

	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	چوہدری محمد ابراہیم صاحب	پریذیڈنٹ - امین	چک ۲۵ گ ب ضلع لائلپور
۲	محمد نبی خانصاحب	سیکرٹری مال	" "

	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	چوہدری حسین احمد صاحب	پریذیڈنٹ	رائے پور ضلع سیالکوٹ
۲	چوہدری نبی احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "

	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	ڈاکٹر غلام جیلانی خانصاحب	پریذیڈنٹ - امین	چک نمبر ۲۷۶ R-B صابوآنہ ضلع لائلپور
۲	ماسٹر عبدالعزیز خانصاحب	سیکرٹری مال	" "

	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	مہر رحمت اللہ صاحب	پریذیڈنٹ - امین	چک نمبر ۱۰۱ R-B بقوآنہ ضلع لائلپور
۲	مہر محمد یوسف صاحب	سیکرٹری مال	" "

	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	چوہدری غلام محمد صاحب بڑا نچ	پریذیڈنٹ	لنگے ضلع گجرات
۲	چوہدری کرم داد صاحب	سیکرٹری مال و اصلاح و ارشاد	" "
۳	چوہدری غلام محمد صاحب وڑائچ	سیکرٹری امور عامہ امین	" "
۴	چوہدری غلام حیدر صاحب خوجیا والے	" وصایا	" "
۵	ماسٹر خوشی محمد صاحب درزی	امام الصلوٰۃ	" "
۶	مرزا شہاب الدین صاحب	جنرل سیکرٹری و تعلیم	" "

	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	ملک محمد صادق صاحب	پریذیڈنٹ سیکرٹری اصلاح و ارشاد	چک نمبر ۶۲ گ ب ضلع لائلپور
۲	محمد دین صاحب سفری	سیکرٹری مال	" "
۳	محمد زمان خانصاحب	سیکرٹری تعلیم	" "

	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	عبدالستار صاحب خادم	سیکرٹری مال	راولپنڈی

	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	غلام قادر صاحب	پریذیڈنٹ	صابو مجھڈیارہ ضلع سیالکوٹ
۲	فضل احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳	شکر الدین صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "

	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	سید بشارت احمد صاحب	سیکرٹری مال	کوہاٹ
۲	جمعدار محمد شفیع صاحب	" وصایا	" "

	نام	عہدہ	مکمل پتہ
۱	چوہدری محمد ابراہیم صاحب	صدر	عزیزپور ڈگری ضلع سیالکوٹ
۲	چوہدری نذیر احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳	چوہدری رحمت خانصاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
۴	مولوی عبدالحق صاحب بھنڈر	" اصلاح و ارشاد	" "
۵	چوہدری حسن محمد صاحب	" ضیافت	" "

نتیجہ امتحان مڈل احمدیہ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ

شامل امتحان ۶۰ پاس ۴۰ (اے-وی ۳۰ - ورنیکلر ۱۰)

نتیجہ ۶۶ فیصدی - فرسٹ ڈویژن ایک - سیکنڈ ۱۸ -

ناظر تعلیم - ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۴۵۷۰: میں راجہ محمد احمد نعیم ولد راجہ فضل الٰہی خاں قوم راجپوت جھگڑال پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائداد اراضی زرعی واقع موضع ناون داخلی ٹنڈوئی تحصیل و ضلع جہلم تعداد ۱۲ ایکڑ ہے جس کے ۱/۴ حصہ کا خاکسار مالک ہے جس کی موجودہ قیمت بازاری ۶۴۰/- ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری جو جائداد بعد از مرگ ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

(۲) میرا گذارہ اس وقت مذکورہ جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو یکم مئی ۵۶ء سے ۹۶/- روپے ماہوار ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔

العبد محمد احمد نعیم مربی سلسلہ احمدیہ حال متعین ضلع گجرات

گواہ شد: مسعود احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ لائلپور

نمبر ۱۴۵۸۰: میں خدیجہ بی بی زوجہ مولوی عبدالکریم صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن خوشاب ڈاکخانہ خوشاب ضلع شاہ پور سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میرے پاس کانٹے طلائی وزنی ۲ تولہ قیمت ۴۰۰/- روپے اس کے علاوہ ۲۰۰/- حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ کل جائداد ۴۰۰/- روپے۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے یعنی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد میں نے کوئی جائداد پیدا کی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

الامۃ خدیجہ بی بی

گواہ شد: ملک بشیر بہادر خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خوشاب بقلم خود

گواہ شد: عبدالکریم ولد فتح دین خاوند موصیہ

نمبر ۱۴۵۸۲: میں راجن بی بی زوجہ ماسٹر سید احمد صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن مانگا۔ ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت صرف حق مہر جو کہ مبلغ ۶۰/- روپے ہے جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور وغیرہ کچھ نہیں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا راجن بی بی

گواہ شد: سید احمد خاوند موصیہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۵۸۳: میں شریفہ بی بی زوجہ غلام نبی درویش قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن مانگا ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد کنٹھہ طلائی وزنی چار تولہ جس کی قیمت اندازاً مبلغ ۴۰۰/- روپے ہوگی۔ بصورت حق مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس اڑھائی تولہ زیور طلائی بھی موجود ہے۔ ان سب زیورات جس کا کل وزن ۶½ تولہ اور قیمت مبلغ ۶۵۰/- روپے ہے۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ: شریفہ بی بی بقلم خود

گواہ شد: غلام رسول بقلم خود امیر جماعت انجمن احمدیہ مانگا چانگریاں ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

میاں خیرالدین صاحب مرحوم ریٹائرڈ پی ای ایس

(بقیہ صـ۵)

میں جمع کرا دوں۔ میں نے منع کیا کہ آپ نہ جائیں۔ بھائی صاحب کرا دیں گے۔ لیکن کہنے لگے کہ جو کام ہو جائے اچھا ہی ہے دس بجے کے قریب گھر سے بینک چلے گئے۔ وہاں ابھی کھڑے تھے کہ دل پر ہاتھ رکھا۔ سر یکدم جھک گیا۔ اور آپ فرش پر گر پڑے۔ میرے ایک قریبی۔ ماموں جان بھی اسی بینک میں اپنے کام سے آئے ہوئے تھے۔ شور سن کر جائے وقوع پر پہنچے تو دیکھا کہ آپ ہیں۔ فوراً بنچ پر لٹا دیا ڈاکٹر کو فون کر کے بلوایا۔ ڈاکٹر نے آ کر دیکھا۔ تو کہا افسوس ہارٹ فیل ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خدام نے حضرت صاحب کو اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب کو فون سے اطلاع کر دی۔ ان سے ہدایات موصول ہونے پر کہ "جنازہ کوشش کر کے ربوہ لایا جائے" قائد خدام محمد احمد صاحب قمر نے تمام انتظامات مکمل کر لئے۔ رات آٹھ بجے قاضی علی محمد صاحب کی اقتدار میں تمام جماعت سیالکوٹ نے نماز جنازہ ادا کی (بہت سے غیر احمدی احباب بھی قاضی صاحب کی اقتدار میں نماز جنازہ میں شریک ہوئے) رات گیارہ بجے تابوت کو ٹرک پر رکھ کر قائد صاحب کی معیت میں ربوہ لے جایا گیا۔ ۲۳ کی شام کو مغرب کے وقت حضور نے دریافت بھی کیا۔ کہ "جنازہ ابھی آیا یا نہیں"۔ دوسرے دن

صبح ربوہ پہنچ کر حضور کو اطلاع کر دی گئی حضور ضعف کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ ادا کی اور حضرت صاحب نے ازراہِ شفقت مقبرہ بہشتی کے صحابہ کے "قطعہ خاص" میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

میں ان تمام احباب جماعت کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے ہر وقت بنہایت احسن طریقہ سے ہماری مدد کی اور تمام انتظامات کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

والد صاحب کی وفات کے وقت میرے اکلوتے بھائی عزیز بشیر الدین طاہر کراچی میں اپنی ملازمت پر تھے۔ رخصت لے کر گھر آئے ہیں۔ ان کے دل پر حادثہ کا بہت اثر ہے۔ اسلئے بزرگان سلسلہ سے ملتجی ہوں کہ وہ عزیز موصوف کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو ہمت و طاقت عطا فرمائے اور دینی و دنیاوی برکات کے ساتھ صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سچا مخلص خادم بنائے۔ لیکن شکریہ احباب۔

میں ابا جان مرحوم کے ان تمام دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جو ہمدردی کے خطوط لکھ کر ہمارے اس غم میں شریک ہوئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

کراچی کے قریب پاکستانی فضائیہ کا جیٹ طیارہ تباہ ہوگیا

پائلٹ سلیم مرزا اور چار مزدور ہلاک ہو گئے

کراچی ۲۴ مئی۔ پاکستانی فضائیہ کا ایک جیٹ تربیتی طیارہ کل صبح کراچی کے ہوائی اڈہ کے قریب گر کر تباہ ہوگیا۔ جس سے پائلٹ سلیم مرزا اور ایک سٹور میں کام کرنے والے چار مزدور ہلاک ہو گئے

بیان کیا جاتا ہے کہ طیارے نے گیارہ بج کر پانچ منٹ پر ہوائی اڈے سے پرواز کی تھی۔ لیکن ابھی وہ ایک میل بھی نہیں گیا تھا کہ زمین پر آرہا۔ طیارہ کپڑے کے اسٹور پر گرا اور گرتے ہی اس میں آگ لگ گئی جس سے سٹور کو زبردست نقصان پہنچا۔ اس وقت سٹور میں کئی مزدور کام کر رہے تھے جن میں سے چار ہلاک ہو گئے۔ ایک مزدور شدید طور پر مجروح ہوا ہے۔

حادثہ کے اسباب معلوم کرنے اور جانی اور مالی نقصانات کا اندازہ لگانے کے لئے سرکاری طور پر تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

پائلٹ افسر سلیم مرزا کی نعش شام کو فضائیہ کے ایک خاص طیارے کے ذریعے لاہور پہنچا دی گئی جہاں مرحوم کے والدین رہتے ہیں۔ پائلٹ افسر سلیم مرزا کی عمر پچیس برس تھی۔ وہ تین سال قبل فضائیہ میں شامل ہوئے تھے اور صرف تین ماہ پہلے جیٹ طیارے کی اعلےٰ تربیت کے لئے رسالپور سے کراچی آئے تھے

نہر سویز پر اسرائیل کا حق

بیت المقدس ۲۳ مئی۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے آج یہاں کہا کہ حکومت اسرائیل خود کو جب بھی چاہے نہر سویز استعمال کرنے کا حقدار سمجھتی ہے ایک سوال کے جواب میں ترجمان نے رائے ظاہر کی کہ ہیگ کی بین الاقوامی عدالت حفاظتی کونسل کی ۱۹۵۱ء کی قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت نہیں رکھتی۔ ترجمان کے مطابق حفاظتی کونسل نے یہ قرار دیا تھا کہ اسرائیل نہر سویز استعمال کرنے کا حق رکھتا ہے۔

مغربی جاوا میں باغیوں کے خلاف کارروائی

جکارتا ۲۴ مئی۔ انڈونیشی فوج کے چیف آف سٹاف اور وزیر اعظم کل مغربی جاوا روانہ ہو گئے جہاں وہ باغیوں کے خلاف فوجی کارروائی کا جائزہ لیں گے معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چند روز سے مغربی جاوا میں باغیوں کے خلاف زبردست مہم شروع کی جا چکی ہے

مغربی جاوا کے محکمہ اطلاعات نے بتایا ہے کہ جب صدر روس ووروشلوف بنڈونگ پہنچے تو دار الاسلام کے باغیوں نے گڑبڑ پھیلانے کی کوشش کی۔ لیکن سرکاری دستوں نے اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ بعض اخبارات میں یہ خبریں بھی شائع ہو رہی ہیں کہ روس کے صدر کو ہلاک کرنے کی سازش کی گئی ہے۔ کل جکارتا سے باہر جانے والی بڑی بڑی سڑکیں بند کر دی گئی تھیں۔ ان سڑکوں پر صرف فوجی دستوں کی آمد و رفت جاری رہی۔

ادائیگیوں کا توازن پاکستان کے حق میں

کراچی ۲۴ مئی۔ جون ۱۹۵۶ کو ختم ہونے والے تجارتی سال میں ادائیگیوں کا توازن چھتیس کروڑ چھتیس لاکھ روپے کی حد تک پاکستان کے حق میں رہا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۵۶-۱۹۵۵ء میں کل دو ارب پچاس کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کی آمدنی ہوئی۔ جس میں سے ایک ارب نوے کروڑ کی رقم مال برآمد کرنے سے وصول ہوئی۔

چین میں ایٹمی ری ایکٹر

پیکنگ ۲۴ مئی۔ چین کی سائنسی اکیڈمی کے صدر مسٹر کو موجو نے اعلان کیا کہ روس کی مدد سے اس سال چین میں ایٹمی ری ایکٹر قائم کرنے کا کام پورا ہو جائے گا۔

امریکہ تمام اسلامی ملکوں سے گہرے تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے

امریکی دفتر اطلاعات کے ڈائرکٹر جیمز فلنٹ کی تقریر

لاہور ۲۴ مئی۔ امریکی دفتر اطلاعات کے ڈائریکٹر مسٹر جیمز فلنٹ نے آج اسلامیہ کالج میں تقریر کرتے ہوئے کہا "اسلامی ثقافت کے مطالعہ میں دلچسپی رکھنے والے امریکی باشندوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ امریکہ خلوص دل سے دنیا کے اسلامی ممالک سے بہتر تعلقات قائم کرنے کا خواہاں ہے۔

مسٹر فلنٹ نے کئی ممتاز امریکی یونیورسٹیوں کا حوالہ دیا جنہوں نے حال ہی میں اسلامیات کے شعبے قائم کئے ہیں اور اس اہم شعبہ کے متعلق بڑے بڑے کتب خانے قائم کر رہی ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مشرق وسطی کے ممالک کی سیاحت سے دلچسپی رکھنے والے امریکیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اور امریکی سیاحتی انجمنوں کو توقع ہے کہ اس سال ایشیا اور مشرق قریب کا سفر کرنے والے امریکیوں کی تعداد میں پندرہ فی صد اضافہ ہو جائے گا۔ مسٹر فلنٹ نے بتایا کہ امریکی عیسائیوں میں اسلام کے اصولوں سے زیادہ واقفیت حاصل کرنے کی خواہش ترقی کر رہی ہے۔ اس قسم کی مفاہمت سے یہ اصول اجاگر ہوتا ہے کہ اسلام اور عیسائیت میں کوئی تصادم نہیں بلکہ دونوں کا مقصد اشتراکیت کی تخریبی کوششوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ اشتراکیت تمام مذاہب کی سب سے بڑی دشمن ہے۔

قومی آزادی کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر فلنٹ نے کہا کہ امریکہ نے ہمیشہ اسلامی ملکوں کی قومی آزادی کی تحریکوں کی حمایت کی ہے۔ اور امریکہ کے باہمی سلامتی کے پروگرام کا مقصد سابق محکوم علاقوں کی آزادی کو مستحکم کرنا ہے۔

سیاحوں کی سہولت کیلئے دفاتر کھولے جائینگے

لاہور ۲۴ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سیاحی کے میلانات کو فروغ دینے کے لئے حکومت نے مغربی پاکستان کے اہم شہروں میں سیاحی کے دفتر کھولنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ دفاتر ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو معلومات مہیا کریں گے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین گورنر بنا دیئے گئے

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر ذاکر حسین بہار کے گورنر مقرر کر دئے گئے ہیں۔ توقع ہے کہ وہ جولائی میں اپنا نیا عہدہ سنبھال لیں گے۔ بھارت کے دو سابق مرکزی وزراء مسٹر وی وی گیری اور مسٹر ایچ وی پاٹسکر کو علی الترتیب اترپردیش اور مدھیا پردیش کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ دونوں اصحاب حالیہ عام انتخابات میں شکست کھا گئے تھے۔

وزیر اعظم جاپان دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۲۳ مئی۔ وزیر اعظم جاپان مسٹر کیشی آج سہ پہر رنگون سے بذریعہ طیارہ نئی دہلی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو ان کی کابینہ کے ارکان اور عوام کے ایک بڑے مجمع نے آپ کا استقبال کیا۔ شام کو مسٹر کیشی نے پنڈت نہرو سے تقریباً پون گھنٹہ تک بات چیت کی۔

جاپان اور برما کے وزرائے اعظم کا بیان

رنگون ۲۴ مئی۔ وزیر اعظم جاپان مسٹر کیشی اور وزیر اعظم برما مسٹر او نو کی دو روزہ بات چیت کے بعد آج یہاں ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا ہے جس میں دونوں وزرائے اعظم نے امریکہ، برطانیہ اور روس سے مزید ایٹمی تجربے بند کر دینے کی اپیل کی ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ خیر سگالی اور خلوص سے بین الاقوامی تنازعات پر امن طور پر طے کئے جا سکتے ہیں۔ بیان میں ایشیائی ملکوں کی اقتصادی ترقی کو فروغ دینے اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی کوششوں پر زور دیا گیا۔